بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. S. No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
فی پرچہ ۱ ؍
المصلح
ہفتہ
ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۱۹؍ فتح ۱۳۳۲ھ ش - ۱۹؍ دسمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۱۷

تین سال کا عبوری دور ختم ہونے کے بعد مصر میں جمہوری اداروں کے از سر نو احیاء کی اجازت دیدی جائیگی

قاہرہ ۱۸؍ دسمبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل محمد نجیب نے پرسوں یہ اعلان کیا کہ تین سال کا عبوری دور ختم ہونے کے بعد ملک میں جمہوری اداروں کے از سر نو احیاء کی اجازت دے دی جائیگی ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے جس کا اہتمام مصر کے سوڈانی باشندوں کی طرف سے کیا گیا تھا۔ جنرل نجیب نے کہا مصر میں جمہوریت کے احیاء کے فوراً بعد ہم میں سے ہر ایک اپنی سابقہ جگہ واپس چلا جائے گا۔ فوجی فوج میں اور غیر فوجی اپنے متعلقہ کاروں میں۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس تقریر میں جنرل نجیب نے اشارہ کیا ہے کہ سیاسی امور میں فوج کی مداخلت اور اس کا کردار محض عارضی ہے۔ اور بالآخر اسے ختم کر دیا جائے گا۔

— قاہرہ ۱۷؍ دسمبر۔ قاہرہ اور اسکے گردونواح میں پولیس نے کمیونسٹ سرگرمیوں کی بناء پر کل رات ۴۳ مصری نوجوانوں کو حراست میں لے لیا پولیس نے ان کے قبضے سے سائیکلوسٹائل مشینیں اور قابل اعتراض لٹریچر بھی برآمد کیا۔ یاد رہے اس سال کے آغاز میں پولیس نے ۶۳ نوجوانوں کو گرفتار کیا تھا۔ ان پر بھی کمیونسٹ سرگرمیوں کا الزام تھا۔ آجکل اسکندریہ میں نو یہودیوں پر بھی مقدمہ چل رہا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ ان کا اسرائیل کی "ایام" پارٹی سے رابطہ قائم تھا۔

درآمدی پابندیوں کے باعث ادائیگیوں کا توازن بڑی حد تک بحال ہو چکا ہے

زرعی اور صنعتی ترقی کے علاوہ عوام کی قربانیاں صورت حال کو بہتر بنا سکتی ہیں۔ وزیر تجارت کی پریس کانفرنس

کراچی ۱۸؍ دسمبر۔ پاکستان کے نئے وزیر تجارت مسٹر تفضل علی نے آج اپنی پہلی پریس کانفرنس میں نئی درآمدی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۵۳ء میں درآمد پر پابندیاں عائد کرنے کے باعث بڑی حد تک ادائیگیوں میں توازن بحال ہو گیا ہے۔ اور بالخصوص جولائی سے ستمبر تک کے عرصہ میں تو یہ توازن ۹۲ لاکھ روپے کی حد تک ہمارے حق میں رہا۔ جبکہ ۱۹۵۲ء کی اسی سہ ماہی میں ۴۰ کروڑ ۵۶ لاکھ روپے کا خسارہ اٹھانا پڑا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ سب کچھ عوام کی قربانیوں کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ کیونکہ انہیں چار و ناچار ایسی اشیاء سے محروم رہنا پڑا۔ کہ جن کے وہ عرصہ سے عادی چلے آ رہے تھے۔ اس ضمن میں درآمدی پابندیوں کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ بہر حال درآمد کے اخراجات کو برآمد سے حاصل ہونے والی آمد تک محدود رکھنا ضروری تھا۔ جو تیزی سے گرتی جا رہی تھی۔ اس بات کا اندازہ کہ درآمد میں کس حد تک کمی ضروری تھی اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۹۵۲-۵۳ء میں ہم نے صرف ایک ارب ۴۳ کروڑ روپے کا زرمبادلہ کمایا۔ جبکہ ۱۹۵۱-۵۲ء میں ۲ ارب ۱۹ کروڑ روپے آمد ہوئی تھی۔ موجودہ صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ برآمد کو بڑھانے *

* کی ہر ممکن کوشش کے باوجود ابھی ہم یہ امید نہیں کر سکتے۔ کہ آنے والے سال میں ہم زرمبادلہ کی آمد کو بڑھا سکیں گے۔ کیونکہ جہاں تک زرمبادلہ کمانے کی اہلیت کا تعلق ہے اس کا تمام تر دارومدار ہماری زرعی پیداوار پر ہے۔ جس کی قیمتوں کو سردست تیزی سے نہیں بڑھایا جا سکتا۔ اندریں حالات جب تک کہ زرعی اور صنعتی اعتبار سے ہم ترقی کے اعلیٰ معیار پر قائم نہ ہو جائیں۔ اور ادائیگیوں میں حقیقی توازن پیدا نہ ہو جائے اس وقت تک کھلے بندوں درآمد کی اجازت دینا ممکن نہیں ہے۔ تاہم جوں جوں ملکی صنعت ترقی کرتی جائیگی زرمبادلہ کی آمدنی پر اس کا خوشگوار اثر پڑتا رہے گا۔ جیسا کہ پٹ سن کی بنی ہوئی اشیاء کے بارے میں ایک خوشگوار تبدیلی پہلے ہی رونما ہو چکی ہے۔ پہلے ہم ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کا پٹ سن کا سامان درآمد کرتے تھے لیکن اب ہم اس میں نہ صرف خود کفیل ہو چکے ہیں۔ بلکہ ہم نے اس کی برآمد بھی شروع کر دی ہے۔ اسی طرح بناسپتی گھی سیمنٹ سائیکلوں کے ٹائر ٹیوب۔ چمڑے کا سامان۔ بسکٹ اونی کمبل رنگ روغن بجلی کے پنکھے برش بٹن اور پلاسٹک کی ملکی صنعتیں کافی ترقی کر چکی ہیں۔ اور زیادہ عرصہ نہیں گذرے گا کہ ہم اور بہت سی دوسری چیزوں میں بھی خود کفیل ہو جائیں گے۔

مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب کا عزم ربوہ

کراچی ۱۸؍ دسمبر۔ مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب آف ڈچ گی آنا جو لنڈن سے ۱۴؍ دسمبر کو یہاں پہنچے تھے۔ کل بذریعہ چناب ایکسپریس عازم ربوہ ہوں گے۔ آپ دینی تعلیم کے حصول کے لئے پاکستان آئے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کے تعزیتی پیغام پر شاہ سعود ابن عبدالعزیز کی طرف سے شکریہ کا اظہار

حضور ایدہ اللہ کے نام والئی حجاز کا تار

والئی حجاز شاہ عبدالعزیز ابن سعود کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے سعودی عرب کے نئے سلطان ہز میجسٹی شاہ سعود بن عبدالعزیز کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے واسطے دعا فرمائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ کے تار کے جواب میں شاہ موصوف نے اظہار تعزیت پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ آپ کے تار کے الفاظ اور ترجمہ درج ذیل ہے۔

جدہ

مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ربوہ

نشکرکم و طائفتکم علی تعزیتکم و مشارکتکم لنا فی مصابنا العظیم

ترجمہ۔ ہم آپ کا اور آپ کے رفقاء کار کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہم سے اظہار تعزیت کیا ہے اور ہماری عظیم مصیبت میں ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اور غم میں شرکت فرمائی ہے۔

اردن کے ایک گاؤں پر اسرائیلی فوج کا ایک اور حملہ

اردن ۱۸؍ دسمبر۔ اردن کے حکام نے کل اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ حال ہی میں اسرائیل کی فوج نے جنین کے قریب قرباط قریہ پر حملہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ اس حملے میں خود بخود چلنے والے ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ عرب لیجن نے حملہ آور فوج کو اسرائیل کی حدود میں واپس دھکیل دیا۔ حملے کے وقت چار اسرائیلی ہوائی جہاز علاقے پر پرواز کر رہے تھے۔

بصرہ میں صورت حال پر قابو پا لیا گیا

بغداد ۱۸؍ دسمبر۔ بصرہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ منگل کے فسادات کے بعد سے اب وہاں بالکل امن ہے۔ اور بصرہ پیٹرولیم کمپنی کے مزدور اپنے کام پر واپس آ رہے ہیں۔ کمپنی کے افسران نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ باقی مزدور اور کارکنان بھی ایک دو روز کے اندر اندر کام پر واپس آ جائیں گے۔

کمیونسٹ چین کو شامل کئے بغیر اقوام متحدہ صحیح معنوں میں ایک بین الاقوامی تنظیم نہیں کہلا سکتی

برطانیہ کے وزیر مملکت مسٹر سیلون لائڈ کا بیان

نیویارک ۱۸؍ دسمبر۔ برطانیہ کے وزیر مملکت مسٹر سیلون لائڈ نے ایک پریس ملاقات میں کل اس خیال کا اظہار کیا کہ اس حقیقت کو تسلیم نہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے کہ عوامی حکومت ہی چین کی اصل اور صاحب اقتدار حکومت ہے۔ انہوں نے کہا کسی ملک کے ساتھ تمہارے تعلقات جتنے زیادہ خراب ہیں۔ اتنی زیادہ ہی اس بات کی ضرورت ہے کہ تمہارے اور اس کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوں۔ تاکہ تمام متعلقہ امور پوری احتیاط اور خوش اسلوبی سے سرانجام پاتے رہیں۔ اسی بنا پر برطانیہ اس بات کے حق میں ہے کہ چین کو اقوام متحدہ میں شامل کر لینا چاہیئے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ جب تک کوریا کے معاملہ میں انصاف کا بول بالا نہیں ہوتا۔ اس وقت تک شمولیت کا فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ مسٹر لائڈ نے کہا ہمارے نزدیک اقوام متحدہ اس وقت تک صحیح معنوں میں بین الاقوامی انجمن نہیں کہلا سکتی۔ جب تک کہ ہم مستقلاً ایک ایسی حکومت کو اس سے باہر رکھتے ہیں کہ جو ایشیا کے کروڑوں باشندوں پر حکمران ہے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے آدم پریس میں طبع کرا کے دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۹ فتح ۱۳۲۲ھش

سیاسی پارٹی بازی اور اسلام

جماعت احمدیہ ایک خالص تبلیغی جماعت ہے اور ہمارے نزدیک از روئے اسلام ایک اسلامی ملک میں سیاسی قسم کی پارٹی بازی سخت ممنوع ہے۔ اگر ہم صدر اول کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں یہ سبق نہایت واضح اور روشن طریق سے حاصل ہوتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ مصیبت کا دن وہ تھا۔ جب ایک نومسلم یہودی عبداللہ بن سبا کی فریب کاری کی وجہ سے خود مسلمانوں کا ایک فریق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان پر چڑھ آیا تھا جس نے منہ زور ہو کر آخر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فدائی اور نہایت وقیع صحابی کو شہید کر دیا تھا۔

اگرچہ صحابہ کرامؓ کے درمیان بعض باتوں کی توضیح و تشریح میں اختلافات قدرتاً رہے ہیں۔ مگر اس وقت تک کسی مؤثر طور سے کوئی پارٹی بازی ان میں نہیں بنی تھی۔ وہ اختلافات اکثر انفرادی حیثیت رکھتے تھے۔ اور کسی نے ان اختلافات کو ایک پارٹی بنا کر اپنے یا اپنی پارٹی کے اقتدار کے حصول کا ذریعہ بنانے کی جرات نہیں کی تھی۔

خلفائے راشدینؓ کے انتخاب کے اگرچہ مختلف طریقے عمل میں آئے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ منتخب خلیفہ کے پاس نہ زمانہ حال کی قسم کی منظم افواج تھیں۔ اور نہ کوئی ایسی طاقت تھی جس سے وہ اپنی خلافت کو بالجبر منواتے۔ پھر بھی جب خلیفہ منتخب ہو جاتا۔ تو اگرچہ بعض کو انتخاب سے اختلاف ہوتا۔ مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا تھا کہ پارٹی بنا کر اس کی مخالفت پر کھڑا ہو جائے۔

یہ ایک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جنہیں حضرت ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے انتخاب سے اختلاف تھا۔ اور جو خلافت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکان پر یورش کی اور آپ کو خلافت سے دستبردار ہونے کے لئے دھمکیاں دیں۔ اور ہر وقت آپ پر حملہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ تو اپنے بیٹوں کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکان کی حفاظت کے لئے متعین فرمایا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ عظیم الشان کردار ہے۔ جو مینار روشنی کی طرح اسلامی سیاست کی راہ نمائی کر رہا ہے اگر اسلامی تعلیمات نے ایسی پارٹی بازی سختی سے ممنوع قرار نہ دی ہوتی۔ تو اس سے بہتر موقعہ اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اور کونسا ہو سکتا تھا گویا

آپ نے اسلامی تاریخ کے سرورق پر سنہری حرفوں سے لکھ دیا کہ
قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف سیاسی پارٹی بنا کر اقتدار پر بالجبر قبضہ کرنے کی کوشش اسلامی تعلیمات کے سخت منافی ہے۔

ذیل میں ہم مولانا ابوالکلام آزاد کے رسالہ "مسئلۂ خلافت" سے ایک طویل اقتباس درج کرتے ہیں جس سے مندرجہ بالا بات کی تائید ہوتی ہے فہو ھذا

"اسی طرح تمام ائمہ اہل بیت کا زمانہ خلفائے بنو امیہ و عباسیہ کے عہدوں میں گزرا یہ معلوم ہے کہ وہ خلافت کا مستحق صرف اپنے ہی کو یقین کرتے تھے نہ کہ بنو امیہ و عباسیہ کو۔ بایں ہمہ کسی نے بھی ان کے خلاف خروج نہ کیا۔ اور نہ اطاعت سے انکار کیا۔ سب اسی پر متفق ہوئے کہ حکومت ان کی قائم ہو چکی ہے۔ اس لئے سلطان وقت وہی ہیں۔

خاندان اہل بیت میں سے جس کسی نے خروج کیا۔ ائمہ نے برابر اپنی مخالفت اس سے ظاہر کی۔ جیسا کہ حضرت زید کے خروج اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے انکار سے ثابت و معلوم ہے۔

حضرت امام علی رضا کو مامون الرشید نے اپنا ولی عہد قرار دیا۔ امام موصوف نے ولی عہدی کا قبول کر لی یعنے تسلیم کر لیا کہ مامون خلیفہ ہے اور اس کو اپنے استخلاف اور ولی عہدی کا حق پہونچتا ہے۔ اگر وہ خود خلیفہ نہ تھا تو دوسرے کو ولی عہدی کیونکر مل سکتی تھی؟

ائمہ اہل بیت کی پوری تاریخ میں ایک واقعہ بھی موجود نہیں کہ انہوں نے لوگوں کو بنو امیہ و عباسیہ کی اطاعت سے روکا ہو۔ برخلاف اس کے کتب حدیث امامیہ (مثلاً اصول کافی وغیرہ) میں ایسی تصریحات موجود ہیں کہ باوجود اظہار استحقاق خود و شکوۂ غصب و تعدی و عدم اطاعت و حکم و خروج سے ہمیشہ مانع رہے۔

سب سے زیادہ قاطع اور فیصلہ کن اسوۂ حسنہ اس بارے میں خود علی علیہ السلام کا ہے۔ حضرات امامیہ ان کی خلافت کو منصوص تسلیم کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ان کی موجودگی میں اور کوئی جائز خلیفہ نہیں ہو سکتا تھا بایں ہمہ ظاہر ہے کہ یکے بعد دیگرے تین خلیفہ ہوئے۔ اور حضرت علی نے نہ تو خروج کیا۔ نہ بیعت سے انکار کیا نہ علیحدگی اختیار کی متصل بیس برس تک ان کا یہی طرز عمل قائم رہا۔ اس سے بڑھ کر قاطع و فاصل دلیل اس بات کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے کہ جب امت ایک سلطان پر مجتمع ہو جائے۔ تو پھر کسی طرح بھی اس کی مخالفت جائز نہیں۔ اور اس کی اطاعت کرنا ہر فرد پر واجب ہے؟ جب ایک خلیفۂ و امام منصوص من اللہ کے لئے انکار جائز نہ تھا تو ائمہ امت کے لئے کب جائز ہو سکتا ہے ہو لا [illegible]

غرضکہ اس بارے میں اہل سنت و امامیہ دونوں متفق ہیں۔
یہیں سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ حضرات امامیہ اور اہل سنت میں مسئلہ خلافت کی نسبت جو مشہور اختلاف ہے وہ صرف پہلی صورت میں ہے نہ کہ دوسری صورت میں یعنے اس بارے میں ہے کہ اگر امت خلیفہ و امام منتخب کرے تو کس کو اور کیسے کو منتخب کرے؟ شیعہ کہتے ہیں کہ اس کا استحقاق صرف ائمہ اہل بیت کو ہے۔ وہی امام ہو سکتے ہیں۔ اہل سنت کہتے ہیں

باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر

جلسہ سالانہ

گزشتہ جلسہ سالانہ کے بعد

دیارِ ربوہ میں دیکھا ہے زائروں کا ہجوم
نئی فضا میں مسیحا کے طائروں کا ہجوم

ہر اک نمود سے عاری پھٹے پھٹے ملبوس
انہی غریبوں سے باقی ہے عشق کی ناموس

مزاجِ دھر پہ یہ لوگ کچھ گراں بھی ہیں
نہ فکرِ سود انہیں بیگانۂ زیاں بھی ہیں

فقیر ہو کے امیروں کے ہمعناں بھی ہیں
زمیں پہ رہتے ہیں ہمراز آسماں بھی ہیں

زمیں پہ اہلِ زمیں کی جفائیں سہتے ہیں
فلک سے ان کو ملائک سلام کہتے ہیں

یہ تازہ بستی بیاباں میں بس رہی ہے یہاں
نئے نئے سے گھروندے یہ قدسیوں کا جہاں

کھنچے اِس زمیں سے گریزاں بہار کے سائے
دعائے ابنِ مسیحا سے برگ و بار آئے

فضائے کہنہ میں تازہ جہاں بنا ڈالا
نئی زمین نیا آسماں بنا ڈالا

عبدالمنان ناہید

مندرجہ ذیل اصحاب قافلہ قادیان میں جانے کے لئے تیار ہو جائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

قادیان جانے والا قافلہ انشاء اللہ زیر فیصلہ حکومت ۲۵ دسمبر ۵۳ء بروز جمعہ بوقت ۹ بجے صبح لاہور سے روانہ ہوگا۔ اس کے لئے ذیل کے اصحاب (مرد و زن) کا انتخاب کیا گیا ہے۔ سو مندرجہ ذیل اصحاب کو ۲۴ دسمبر بروز جمعرات کی شام تک یا زیادہ سے زیادہ ۲۵ دسمبر بروز جمعہ کو صبح آٹھ بجے تک لاہور پہنچ کر میرے دفتر میں اپنی حاضری کی رپورٹ کرنی چاہیئے۔ جو جودھامل بلڈنگ بالمقابل رتن باغ لاہور میں عارضی طور پر کھولا جا رہا ہے۔ ہر شخص کے پاس گرم بستر اور کرایہ وغیرہ کی رقم مبلغ بیس روپے موجود ہونی چاہیئے۔ جو میرے دفتر میں روانگی سے قبل بافذ رسید جمع کرانی ضروری ہوگی۔ البتہ جو دوست گذشتہ سال بھی قافلہ میں گئے تھے ان سے بیس روپے کی بجائے صرف سولہ روپے وصول کئے جائیں گے۔ اس میں آنے جانے کا کرایہ اور پاسپورٹ کی فیس شامل ہے۔ قافلہ کے امیر چوہدری اسداللہ خاں صاحب بیرسٹر لاہور ہوں گے۔ قادیان سے قافلہ کی واپسی انشاء اللہ ۳۰ دسمبر بروز بدھ شام کو ہوگی پس دوستوں کو اس کے مطابق فرصت نکال کر شامل ہونا چاہیئے دکان اللہ معہم اجمعین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۴/۱۲/۵۳ —

(۱) چوہدری اسداللہ خاں صاحب ایڈووکیٹ لاہور
(۲) سعید احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار درویش ربوہ۔
(۳) پیر بشیر احمد صاحب معرفت پیر سلطان صاحب ربوہ
(۴) مہر دین صاحب دہلوی محلہ الف ربوہ
(۵) چوہدری غلام حیدر صاحب مانگا ضلع سیالکوٹ
(۶) ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب ریلوے باغ لاہور
(۷) مولوی فضل دین صاحب بنگوی نمک فروش لائل پور
(۸) ماسٹر محمد یحییٰ صاحب سید والا ضلع شیخوپورہ
(۹) مولوی خلیل الرحمن خاں صاحب ربوہ حال پشاور
(۱۰) حمید الرحمن صاحب پسر مولوی خلیل الرحمن خاں صاحب ربوہ حال پشاور
(۱۱) زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم چلیانوالہ لائل پور۔
(۱۲) مریم بیگم صاحبہ بنت علیا مرحوم چک ۲۹۵ گ ب ضلع لائل پور
(۱۳) بابو فضل دین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور
(۱۴) فاطمہ بی بی صاحبہ بنت مہر دین صاحب کوٹ مرزا جان۔ گوجرانوالہ۔
(۱۵) سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ منشی یعقوب علی صاحب گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
(۱۶) غلام بی بی صاحبہ زوجہ سردار محمد صاحب چک ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ
(۱۷) سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بھائی بشیر محمد صاحب درویش اوکاڑہ۔
(۱۸) سردار بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نور احمد صاحب داتا زید کا سیالکوٹ
(۱۹) مریم بیگم صاحبہ زوجہ مستری محمد اسماعیل صاحب درویش ربوہ
(۲۰) آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب درویش ربوہ۔
(۲۱) رحمت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔
(۲۲) اللہ رکھی صاحبہ بیوہ مرزا محمد کریم صاحب ربوہ
(۲۳) آمنہ بی بی صاحبہ والدہ قاضی عبدالمجید صاحب درویش۔ ربوہ۔
(۲۴) مرزا واحد حسین صاحب تلونڈی راہوالی گوجرانوالہ
(۲۵) ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب بلاک نمبر ۱۲ سرگودھا
(۲۶) چوہدری غلام محمد صاحب چک ۹۹ شمالی در
(۲۷) خان صاحب میاں محمد یوسف خاں صاحب ۲۸۱ فیروزپور روڈ لاہور
(۲۸) محمد شعیب ضیاء ابن میاں محمد یوسف خاں صاحب ۲۸۱ فیروزپور روڈ لاہور۔
(۲۹) مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب ربوہ ضلع جھنگ
(۳۰) نذیرہ بی بی صاحبہ بنت جلال دین صاحب درویش۔ ربوہ۔
(۳۱) حمید اللہ صاحب پسر نذیرہ بی بی صاحبہ مذکور ربوہ۔
(۳۲) صابرہ بی بی صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب شاد ربوہ حال ٹھٹھہ (سندھ)
(۳۳) رفیق احمد صاحب ابن نذیر احمد صاحب شاد مذکور
(۳۴) فاطمہ صاحبہ (والدہ عبدالمجید صاحب) ابوالخیر شیخوپورہ
(۳۵) عبدالواحد صاحب پسر فاطمہ صاحبہ مذکور ابوالخیر شیخوپورہ۔
(۳۶) رقیہ صادق بیگم صاحبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ربوہ۔
(۳۷) احمد صادق صاحب ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب ربوہ
(۳۸) حسن بی بی صاحبہ زوجہ فضل دین صاحب چک ۵۵ گ ب لائل پور
(۳۹) امۃ الحمید صاحبہ بنت عبدالرحمن صاحب درویش چک ۵۵ گ ب لائل پور۔
(۴۰) حبیبہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی بشیر احمد صاحب دھرم پورہ لاہور۔
(۴۱) نعیم احمد صاحب پسر قریشی بشیر احمد صاحب مذکور
(۴۲) نیاز بیگم صاحبہ زوجہ مولوی فضل دین صاحب بنگوی کارخانہ بازار لائل پور
(۴۳) عبدالحمید صاحب ابن فضل دین صاحب درویش موتی والا لائل پور۔
(۴۴) خدیجہ بی بی صاحبہ والدہ قریشی عطاء الرحمن صاحب درویش راولپنڈی۔
(۴۵) حلیمہ صاحبہ زوجہ رحیم بخش صاحب شاہدرہ
(۴۶) استانی عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب بدوملہوی ربوہ۔
(۴۷) رشیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی ربوہ
(۴۸) ہاجرہ خاتون صاحبہ بنت غلام ربانی صاحب مرحوم ربوہ
(۴۹) خولہ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبدالغفار صاحب ایم۔ اے نسبت روڈ لاہور
(۵۰) امیر بی بی صاحبہ والدہ مولوی برکت علی صاحب درویش نصیرہ ضلع گجرات۔
(۵۱) رمضان بی بی صاحبہ بنت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی مرحوم احمد نگر۔
(۵۲) بشیراں بیگم صاحبہ بنت عبداللہ صاحب درویش محلہ دارالیمن ربوہ۔
(۵۳) زینب بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب داتہ زید کا۔ سیالکوٹ۔
(۵۴) صاحب بی بی صاحبہ زوجہ حافظ محمد عبداللہ صاحب پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔
(۵۵) غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ عبداللہ صاحب مالی مرحوم دارالخواتین ربوہ۔
(۵۶) ہاجرہ بی بی صاحبہ بنت علی محمد صاحب چک ۱۸ بھوڑو۔ شیخوپورہ
(۵۷) نور بی بی صاحبہ والدہ مستری عبدالغفور صاحب درویش ربوہ
(۵۸) نذیر احمد صاحب ابن عبدالغفور صاحب مذکور ربوہ
(۵۹) سیدہ نصرت بانو صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عطر دین صاحب درویش ربوہ حال کراچی۔
(۶۰) نور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی بشارت احمد صاحب وزیر چوک منٹگمری۔
(۶۱) امینہ نعیم صاحبہ بنت مرزا محمد کریم صاحب دارالخواتین ربوہ۔
(۶۲) کرم بی بی صاحبہ اہلیہ فتح محمد صاحب بھڈال ضلع سیالکوٹ
(۶۳) کریم بی بی صاحبہ عرف مائی کیموں محلہ دارالخواتین ربوہ
(۶۴) امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسحاق صاحب چک ۲۷۶ گوکھووال ضلع لائل پور
(۶۵) ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ خیر دین صاحب سابق ڈیلدار چک ۲۹۵ لائل پور۔
(۶۶) ناصر احمد صاحب ابن چوہدری خیر الدین صاحب مذکور
(۶۷) عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ احمد دین صاحب آڑہ ضلع گجرات۔
(۶۸) بھاگن صاحبہ بیوہ محمد بخش صاحب مرحوم ربوہ حال چاہ موسیٰ والا۔ بہاولپور۔
(۶۹) خدیجہ بی بی صاحبہ بنت الہٰی بخش صاحب ربوہ حال محمود آباد (سندھ)
(۷۰) زینب بی بی صاحبہ بنت حکیم اللہ بخش صاحب ربوہ
(۷۱) سعیدہ بیگم صاحبہ بنت قاضی عبدالرزاق صاحب مرحوم ربوہ
(۷۲) زینب بی بی [illegible] صاحب ربوہ۔
(۷۳) سعیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب چک ۹۹ شمالی۔ سرگودھا۔
(۷۴) سیدہ ممتاز صاحبہ زوجہ سید محمد شریف صاحب درویش سیالکوٹ۔
(۷۵) امۃ الرحیم صاحبہ بنت خواجہ عبدالرحمن صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا
(۷۶) امۃ الحفیظ صاحبہ بنت خواجہ محمد عبداللہ صاحب دکاندار ربوہ۔
(۷۷) امۃ الحفیظ صاحبہ بنت قاضی عبدالعزیز صاحب مرحوم ربوہ
(۷۸) بیگم بی بی صاحبہ والدہ مبارک احمد صاحب دفتر نظارت علیاء ربوہ
(۷۹) اللہ جوائی صاحبہ والدہ فضل حق صاحب کمالہ ضلع
(۸۰) مائی جانو صاحبہ والدہ فتح محمد صاحب درویش ربوہ
(۸۱) چراغ بی بی صاحبہ بنت بڈھا صاحب چک ۹۶ گ ب لائل پور
(۸۲) چراغ بی بی صاحبہ بنت عیسیٰ خاں صاحب ربوہ حال کرنڈی سندھ۔
(۸۳) محمد حسین صاحب ابن غلام محمد صاحب مدرس شادیوال گجرات
(۸۴) محمد نواز صاحب ہسپتال ضلع اٹک
(۸۵) بھاگ دین صاحب محلہ دوبرجی پسرور
(۸۶) جمال دین صاحب۔ خلیل دواخانہ۔ شیخوپورہ
(۸۷) عبدالمنان صاحب کریانہ فروش ربوہ۔
(۸۸) شیخ ذکاء اللہ صاحب فوٹو گرافر منٹگمری
(۸۹) مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی لالیاں ضلع جھنگ
(۹۰) منظور احمد صاحب ابن فتح دین صاحب شیخ پور گجرات۔
(۹۱) محمد عبداللہ صاحب دکاندار ظفروال سیالکوٹ
(۹۲) نذیر احمد صاحب حلوائی بدوملہی ضلع سیالکوٹ
(۹۳) ملک محمد ابراہیم صاحب محلہ کریم پورہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات
(۹۴) قریشی محمود احمد صاحب ۹ ایم الیف ماڈل ٹاؤن لاہور
(۹۵) مرزا عبدالحق صاحب مدرس ڈی۔ بی۔ ہائی سکول اجالہ گجرات۔
(۹۶) ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن خان میر صاحب ربوہ حال ٹل (کوہاٹ)
(۹۷) مولوی بشارت احمد صاحب ابن مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان لیہ ضلع مظفرگڑھ۔
(۹۸) خواجہ عبدالکریم صاحب پان فروش ربوہ۔
(۹۹) ماسٹر خیر دین صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ اے۔ ایس سیالکوٹ شہر
(۱۰۰) مولوی ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ۔
(۱۰۱) رحمت خاں صاحب ابن علی محمد صاحب رحمن ضلع سرگودھا
(۱۰۲) شیخ اللہ بخش صاحب بزاز لائل پور۔
(۱۰۳) محمد صادق صاحب ابن بہاول بخش صاحب چک ۵/۳/۱۴ ضلع جھنگ۔
(۱۰۴) سید پیر احمد شاہ صاحب ولد حاجی احمد صاحب سیالکوٹ
(۱۰۵) چوہدری محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت سیالکوٹ
(۱۰۶) بابا شمشیر خاں صاحب محلہ الف ربوہ
(۱۰۷) حمید الدین صاحب ابن عزیز الدین صاحب ربوہ حال کرنڈی سندھ
(۱۰۸) برکت اللہ خاں صاحب ابن نیاز محمد صاحب چک ۱۱۹ اکسووال ضلع منٹگمری
(۱۰۹) میاں محمد اسماعیل صاحب گھی فروش لائل پور

(۱۱۰) مستری ناصر احمد صاحب سائیکل ڈیلر احمد نگر جھنگ
(۱۱۱) میاں اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ شہر
(۱۱۲) فضل دین صاحب ابن میاں محمد صاحب چک سکندر گجرات
(۱۱۳) لال دین صاحب ابن احمد بخش صاحب گورنمنٹ ہائی سکول پسرور
(۱۱۴) خواجہ محمد عبد اللہ صاحب بھچن ضلع سرگودھا۔
(۱۱۵) عبد الحمید صاحب ابن محمد بخش صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا۔
(۱۱۶) حاجی عبد الکریم صاحب ولد غلام حیدر خاں صاحب ربوہ حال کراچی
(۱۱۷) مرزا سلام اللہ صاحب ابن مرزا اعظام اللہ صاحب ربوہ
(۱۱۸) حافظ محمد عبد اللہ صاحب پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔
(۱۱۹) شیخ صاحب دین صاحب ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ
(۱۲۰) شیخ سعید احمد صاحب دواخانہ خدمت خلق ربوہ
(۱۲۱) محمد ارشاد اللہ صاحب ابن سردار خاں صاحب مہلنکے ضلع گوجرانوالہ
(۱۲۲) سید عبد الحمید صاحب پسر ڈاکٹر عطر دین صاحب درویش پریم نگر لاہور
(۱۲۳) چوہدری قائم دین صاحب ابن وزیر خاں صاحب چک ۶۹/R-B لائل پور
(۱۲۴) سید منظور علی شاہ صاحب کچہری روڈ سیالکوٹ
(۱۲۵) ماسٹر محمد انور صاحب نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ
(۱۲۶) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے ربوہ۔
(۱۲۷) چوہدری عبد اللہ صاحب ولد نواب دین صاحب چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا لائل پور
(۱۲۸) محمد صدیق صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی گکھڑ گوجرانوالہ
(۱۲۹) رحیم بخش صاحب دکاندار۔ سید والہ شیخوپورہ۔
(۱۳۰) چوہدری غلام مصطفٰی صاحب چک ۲۷۸/گ-ب لائل پور
(۱۳۱) فتح محمد صاحب مرڑھ بلوچاں شیخوپورہ
(۱۳۲) محمد ادریس صاحب ابن عبد الحق صاحب نور ربوہ حال کرنڈی سندھ
(۱۳۳) چوہدری کریم داد صاحب ابن علی اکبر صاحب چک ۶۱/R-B لائل پور
(۱۳۴) فضل احمد صاحب ولد حاجی احمد صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور
(۱۳۵) ڈاکٹر عبد المغنی صاحب معرفت صوفی خدا بخش صاحب ربوہ
(۱۳۶) چوہدری بشیر احمد صاحب داتا زید کا ضلع سیالکوٹ
(۱۳۷) ماسٹر رشید احمد صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔
(۱۳۸) شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ مزنگ روڈ لاہور
(۱۳۹) چوہدری نور محمد صاحب ابن عبد اللہ صاحب چک ۱۲۳ ملتانی ضلع لائل پور
(۱۴۰) چوہدری نذیر احمد خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ آفس منٹگمری
(۱۴۱) عبد الرحیم صاحب ورق ساز شام نگر لاہور
(۱۴۲) حمید احمد صاحب ابن بھائی شیر محمد صاحب منٹگمری۔
(۱۴۳) قریشی قمر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
(۱۴۴) قریشی بشیر احمد صاحب اکاؤنٹنٹ فضل عمر ہوسٹل لاہور
(۱۴۵) سید مسعود مبارک شاہ صاحب ربوہ
(۱۴۶) رشید احمد صاحب ظفر ابن حکیم خلیل احمد صاحب لاہور حال کراچی۔
(۱۴۷) ملک محمد امین صاحب محلہ کریم پورہ لالہ موسیٰ گجرات
(۱۴۸) حافظ فتح محمد صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔
(۱۴۹) شیخ فضل حسین صاحب بزاز کارخانہ بازار لائل پور
(۱۵۰) محمد عرفان صاحب اپیل نویس ربوہ حال مانسہرہ سرحد
(۱۵۱) محمد ارشاد صاحب بشیر ربوہ ضلع جھنگ
(۱۵۲) عبد الباسط ابن عبد الرحیم صاحب درویش ربوہ
(۱۵۳) محمد اسحاق صاحب واقف زندگی دفتر محاسب ربوہ

(۱۵۴) مقبول احمد صاحب ذبیح متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
(۱۵۵) منشی عبد الحق صاحب کاتب ربوہ۔
(۱۵۶) اسحاق صاحب ابن منشی عبد الحق صاحب مذکور
(۱۵۷) مبارک احمد صاحب ظفر ابن سعید احمد صاحب نسبت روڈ لاہور۔
(۱۵۸) شیخ محمد اکرم صاحب گول منشی محلہ لائل پور
(۱۵۹) خدا بخش صاحب حجام ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ
(۱۶۰) حفیظ احمد صاحب ابن خدا بخش صاحب مذکور
(۱۶۱) مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مسجد احمدیہ لائل پور
(۱۶۲) غلام نبی صاحب ابن نظام الدین صاحب ٹھیکیدار ربوہ
(۱۶۳) چوہدری میر احمد صاحب ابن ہدایت دین صاحب چک ۶۱/R.B لائل پور
(۱۶۴) عباس بن عبد القادر صاحب نسبت روڈ لاہور
(۱۶۵) کریم الدین صاحب ابن جلال دین صاحب چک ۱۲۱/ج-ب لائل پور
(۱۶۶) مولوی عبد المالک خاں صاحب ربوہ حال کراچی
(۱۶۷) ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب ربوہ
(۱۶۸) محمد اسحاق صاحب ابن محمد اسماعیل صاحب درویش ملازم گورنمنٹ پریس لاہور
(۱۶۹) محمد بوٹے خاں صاحب معرفت چوہدری محمد انور صاحب ہیرس روڈ سیالکوٹ
(۱۷۰) فضل کریم صاحب اکمل ابن غلام احمد صاحب مدرس نواں کوٹ شیخوپورہ۔
(۱۷۱) چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار ربوہ
(۱۷۲) ملک عزیز احمد صاحب پنشنر ایس۔ڈی۔او ۵ میکلوڈ روڈ لاہور۔
(۱۷۳) میاں عبد الحکیم صاحب والد عبد السلام صاحب درویش درگانوالی بسیالکوٹ
(۱۷۴) شعیب احمد صاحب اسلم جلیانوالہ چک ۳۶۷ لائل پور
(۱۷۵) سید شفیق احمد صاحب خاور۔ ابن سید محمد شریف صاحب چنبہ ہاؤس لاہور
(۱۷۶) حمید اللہ صاحب صابر ابن میاں سراج الدین صاحب درویش ربوہ۔
(۱۷۷) عبد الہادی صاحب ابن چوہدری عبد الحمید صاحب درویش ربوہ
(۱۷۸) چوہدری محمد جمیل صاحب ابن محمد بخش صاحب مرحوم ربوہ حال چاہ موسیٰ والا بہاولپور
(۱۷۹) سردار محمد صاحب چک ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ
(۱۸۰) مہتہ عبد الرزاق صاحب ربوہ حال کراچی
(۱۸۱) عالم خاں صاحب ابن سمندر خاں صاحب ربوہ حال مانسہرہ
(۱۸۲) مرزا حمید احمد صاحب تحسین ابن مرزا نذیر علی صاحب ربوہ
(۱۸۳) حاجی اللہ بخش صاحب چندرکے منگولے ضلع سیالکوٹ
(۱۸۴) مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم واقف زندگی ربوہ
(۱۸۵) خدا بخش صاحب ابن چراغ دین صاحب باغبانپورہ لاہور
(۱۸۶) بشیر احمد ابن عبد الکریم صاحب درویش ربوہ
(۱۸۷) سید امین احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم ربوہ
(۱۸۸) عنایت اللہ صاحب ابن میراں بخش صاحب شیخ پور ضلع گجرات
(۱۸۹) چوہدری نذیر احمد صاحب ابن اکبر علی صاحب بھلیسر انوالہ گجرات
(۱۹۰) محمد عالم صاحب ابن کریم داد صاحب ربوہ حال N.W.R ایجنسی مانسہرہ
(۱۹۱) مبارک احمد صاحب دفتر نظارت علیا ربوہ

(۱۹۲) مستری محمد صدیق صاحب ابن احمد دین صاحب ربوہ
(۱۹۳) مولوی عبد الحق صاحب نور ربوہ حال کرنڈی سندھ
(۱۹۴) نور دین صاحب واقف زندگی وکالت قانون ربوہ
(۱۹۵) سید عبد الحی صاحب ابن عبد المنان صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ
(۱۹۶) صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے۔ ربوہ
(۱۹۷) بشارت احمد صاحب ابن حسن محمد صاحب کوٹ رحمت خاں شیخوپورہ
(۱۹۸) صالحہ بی بی صاحبہ زوجہ مستری عبد الرحمٰن صاحب بڈھیاں سیالکوٹ شہر
(۱۹۹) لعل خاں صاحب ولد احمد خاں صاحب کھاریاں ضلع گجرات
(۲۰۰) ناصر احمد صاحب ولد سراج دین صاحب درویش ربوہ حال کوہاٹ۔

جلسہ سالانہ کے اغراض اور فوائد

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔

سو میرے خیال میں بہتر ہے۔ کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ جو آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے۔ تو

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے۔ اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں

نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے ان کو قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

اور عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا۔ کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

اور جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے۔ دعائے مغفرت کی جائے گی۔

اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی۔

اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً۔ ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدابیر اور قناعت کر کے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں۔ تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ ص ۱ب)

جلسہ سالانہ انشاء اللہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ احباب شوکت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات کیلئے ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر آنے والی ہر عورت اپنے ساتھ ایک رکابی ایک گلاس اور لوٹا ضرور ساتھ لائے۔ نیز آتے ہوئے اپنے مردوں کا سامان الگ باندھیں۔ اور اپنا الگ۔ سوائے اس کے کہ جن مستورات نے اپنے انتظام کے ماتحت کسی رشتہ دار کے ہاں ٹھہرنا ہو۔ عام طور پر مستورات سارا سامان اکٹھا لے آتی ہیں۔ مرد بار بار آکر ضروریات کی چیزیں مانگتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کارکنان کو دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس سال مستورات کے ٹھیرنے کے لئے دو جگہ انتظام کیا گیا ہے نصرت گرلز سکول اور دفتر لجنہ اماء اللہ۔ نصرت گرلز سکول میں ضلع لائل پور اور ضلع شیخوپورہ کے مہمان ٹھیریں گے۔ اور باقی سب ضلعوں کے دفتر لجنہ اماء اللہ میں۔ آنے والی مستورات اس کو نوٹ کر لیں۔ تاکہ جگہ ڈھونڈنے میں دقت نہ پیش آئے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ایک مخلص خاتون کی وفات

سلسلہ کی ایک نہایت مخلص خاتون یعنی ہماری والدہ محترمہ ۴ دسمبر ۱۹۵۳ء کو بروز جمعہ صبح سات بجے وضو سے فارغ ہوتے ہی دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہٰذا ان کی نعش دوسرے ہی دن ربوہ میں پہنچا دی گئی۔ اور سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے ظہر کی نماز کے بعد باوجود علالت طبع کے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ کے بعد آپ کو امانتاً موصیوں کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے خاص دعا فرماویں۔ ہماری والدہ بڑی عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ نماز کا اس درجہ التزام تھا۔ کہ اکثر فرمایا کرتیں کہ سات سال کی عمر میں نماز شروع کی تھی۔ اور آج تک سوائے عذر شرعی کے کوئی نماز ترک نہیں کی۔ اس طرح نو سال کی عمر سے نفلی روزے رکھنے شروع کئے اور تادم زیست آپ نفلی روزوں کا اہتمام فرماتی رہیں۔ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مصروف رہتیں۔ درود شریف استغفار اور دوسری تسبیحات تو آپ کا صبح شام کا ورد ہوا کرتے تھے اور اسی کی برکت تھی کہ آپ کی دعائیں بڑی کثرت سے قبول ہوتی تھیں۔ چنانچہ آپ کے مستجاب الدعوات ہونے کے اپنے خاندان کے علاوہ۔ دوسرے احباب بھی گواہ ہیں۔ آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بہت محبت تھی اور سلسلہ سے بے حد عقیدت رکھتی تھیں باوجود پیرانہ سالی کے اپنے ہاتھ سے سوت کات کر غرباء اور یتامیٰ کی پرورش فرماتیں۔ اور نہایت محبت و الفت کا ان سے سلوک کرتیں۔ اور مساکین کے فنڈ میں ہمیشہ مرکز کو کچھ نہ کچھ چندہ ضرور روانہ فرماتی رہتیں۔ خوش خلقی۔ بردباری اور صداقت پسندی۔ آپ کا شیوہ تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کو بڑی ایذائیں دی گئیں۔ اور آپ کو بڑی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ نے ایک بہادر اور جانبازانہ روح رکھنے والی مسلم خاتون کی طرح ان سب کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور اپنے اخلاص میں ترقی کرتی چلی گئیں نہ صرف یہی بلکہ اس رنگ میں اپنی اولاد کی بھی تربیت فرمائی۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۹۳ سال تھی آپ کی اولاد میں سے دو بیٹے چھ پوتے اور پانچ پوتیاں اور چودہ پڑپوتے اس وقت زندہ موجود ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان سب کو حقیقی طور پر خادم دین بننے کی توفیق بخشے۔ بالآخر ہم احباب سلسلہ احباب ربوہ و مستورات سیالکوٹ اور بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تہ دل سے احسان مند ہیں۔ کہ انہوں نے آپکی وفات پر ہمارے ساتھ خاص ہمدردی کا اظہار فرما کر ہمارے کمزور دلوں کے لئے تقویت کا سامان مہیا فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(محتاج دعا۔ ڈاکٹر محمد شفیع شفاخانہ حیوانات پنڈی بھٹیاں۔ ڈاکٹر محمد احسان ترک۔ میڈیکل ہال سیالکوٹ)

جلسہ سالانہ پر جانے والے احباب کیلئے اعلان

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور خاص اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی درخواست کی بنا پر ریلوے۔ جلسہ سالانہ پر کراچی سیکشن سے ربوہ جانے والے مسافروں کی سہولت کی خاطر گاڑیوں میں نشستوں کا اضافہ کرنا چاہتی ہے۔ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ و کراچی سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت سے ۲۳ و ۲۴ دسمبر کو روانہ ہونے والے فرسٹ سیکنڈ انٹر اور تھرڈ کلاس کے مسافروں کی تعداد کے صحیح اندازہ سے حسب ذیل پتہ پر بعجلت ممکنہ اطلاع دیں۔ تاکہ ریلوے حکام کو نشستوں کی فراہمی میں سہولت ہو۔

DIVISIONAL SUPRINTENDENT. N. W. RAILWAY

KARICHI CITY

نماز ذریعۂ نجات ہے

جلسہ سالانہ کا چندہ جلد ادا فرمائیں

احباب کو معلوم ہے۔ کہ جلسہ سالانہ قریب ہے اتنا قریب ہے کہ انعقاد جلسہ میں چند دن باقی ہیں مرکز میں جلسہ کی تیاریاں اس وقت زوروں پر ہیں انتظامات جلسہ کے سلسلہ میں اس وقت جو اخراجات ہو رہے ہیں۔ ان اخراجات کا چندہ جلسہ سالانہ کی آمد سے کوئی مقابلہ ہی نہیں چندہ جلسہ سالانہ کی آمد آخر نومبر تک صرف ۱۸۵۲۷ روپے ہوئی ہے۔ مگر اخراجات جلسہ کے لئے کم از کم ستر ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ موجودہ حالات میں اس ضرورت کو ترقی دے کر پورا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

احباب اگر پوری شرح کے مطابق چندہ دیں۔ اور امراء اور سیکرٹریان مال اگر ہر آمد رکھنے والے احمدی سے جلسہ کا چندہ شرح کے مطابق وصول کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جلسہ کے اخراجات سے بھی بڑھ کر چندہ وصول نہ ہو جائے۔ مگر افسوس ہے کہ جلسہ سالانہ کے چندہ کی طرف احباب کما حقہٗ توجہ نہیں دے رہے۔ اس کوتاہی میں عہدہ دار اور افراد برابر کے شریک ہیں۔ جلسہ میں شرکت ہمارا ایک قومی شعار بن چکا ہے۔ مگر یہ قومی شعار اسی صورت میں افراد اور جماعت کے لئے پورے طور پر مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جب ہم اخراجات جلسہ میں بھی اپنی آمد کی نسبت سے شریک ہوں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ دنیا کا ایک واحد اجتماع ہے۔ جس میں تیس پینتیس ہزار کے اجتماع کی مہمان نوازی مرکز کی طرف سے کی جاتی ہے۔ ایک رنگ میں ہمارے مہمان خود ہی میزبان بھی ہوتے ہیں۔ یہ کوئی معمولی خصوصیت نہیں۔ اس عدیم المثال خصوصیت کو برقرار رکھنے کے لئے۔ احباب کو چاہئے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق اپنی غفلت کو چھوڑ دیں۔ اور اس سلسلہ میں وہ اپنی پوری ذمہ داری محسوس کریں۔

چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے بارہ میں جماعتیں اپنی مساعی کو تیز تر فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اپنے قومی کتب خانہ سے مندرجہ ذیل کتب طلب فرمائیں

احباب کو معلوم ہے کہ مشرقی پنجاب سے ہجرت کے وقت بکڈپو کی تمام کتب قادیان میں رہ گئی تھیں۔ پاکستان میں آکر نئے سرے سے یہ سلسلہ شروع کیا گیا۔ اور اب خدا کے فضل سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہو چکی ہیں۔ جو صیغہ ہذا سے مل سکتی ہیں

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) فتح اسلام	(۷) اربعین	(۱۳) چشمہ مسیحی
(۲) توضیح مرام	(۸) براہین احمدیہ حصہ پنجم	(۱۴) ایک غلطی کا ازالہ
(۳) ازالہ اوہام	(۹) حقیقت الوحی	(۱۵) کشتی نوح
(۴) مسیح ہندوستان میں	(۱۰) آئینہ کمالات اسلام	(۱۶) سبز اشتہار
(۵) نزول المسیح	(۱۱) تحفہ گولڑویہ	(۱۷) ریویو مباحثہ چکڑالوی
(۶) تجلیات الٰہیہ	(۱۲) چشمہ معرفت	

علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ تالیف "تعلق باللہ" تفسیر کبیر جلد اول و جلد ششم۔ دعوت الامیر۔ دیباچہ تفسیر القرآن اردو اسلام اور ملکیت زمین اور اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ اور سلسلہ سے متعلق دیگر تصنیفات یہاں سے طلب فرمائیں۔ (انچارج بکڈپو تالیف و تصنیف ربوہ)

جلسہ سالانہ پر مکانات حاصل کرنے کے خواہشمند احباب

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پرائیویٹ مکانات حاصل کرنے کے لئے۔ اکثر دوست خاکسار کو خطوط لکھ رہے ہیں اور صاف جواب کا مطالبہ فرماتے ہیں۔ مہربانی کر کے چوہدری ظہور احمد صاحب ناظم مکانات جلسہ سالانہ ربوہ کو اس بارہ میں لکھیں مکانوں کا انتظام ان کے سپرد ہے۔ نیز بعض مہمان بستر کے بغیر تشریف لے آتے ہیں دوست گرم بستر ساتھ ضرور لایا کریں۔ (افسر لنگر خانہ ربوہ)

احراری لیڈروں کی نازیبا اشتعال انگیز تقاریر سے ملک کا پڑھا لکھا طبقہ تنگ آگیا تھا ان تقاریر کا عام مدعا بدامنی پھیلانا تھا

یہ حقیقت ہے کہ احرار مسلم لیگ کے نظریات کے مخالف تھے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں سابق انسپکٹر جنرل پولیس میاں انور علی کا بیان

(گذشتہ سے پیوستہ)

حکومت پنجاب کے وکیل چوہدری فضل الٰہی کی جرح کا جواب دیتے ہوئے میاں انور علی نے اعتراف کیا کہ ستمبر ۵۱ء میں مرکزی حکومت نے اپنی پالیسی کے متعلق ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ جس میں صوبائی حکومتوں پر زور دیا گیا تھا کہ مذہبی تنازعوں کو معقولیت کی حدود سے نہ بڑھنے دیا جائے۔ اور ان تنازعوں کو اس حد تک نہ پہنچنے دیا جائے۔ کہ امن عامہ کے لئے کوئی خطرہ پیدا ہو جائے۔ مرکزی حکومت نے اس مراسلہ میں یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا۔ کہ مخاصمت پسندانہ اور جارحانہ قسم کی فرقہ وارانہ کو بڑی سختی سے دبا دینا چاہیئے۔

میاں انور علی نے اس بات کا بھی اعتراف کیا۔ کہ جولائی ۱۹۵۲ء میں بھی مرکزی حکومت نے ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ جس میں ان ہدایات کا اعادہ کیا گیا تھا۔

س: جب آپ نے اپنی تجاویز پیش کی تھیں کیا اس وقت مرکزی حکومت کا ستمبر ۵۱ء کا مراسلہ آپ کے ذہن میں تھا؟ ج: ہماری تجویزوں میں سے ایک اس مراسلہ کے موصول ہونے سے پہلے ہی پیش کی گئی تھی۔

س: کیا آپ نے کسی ایسے شخص کے خلاف کوئی کارروائی کی جو جماعت المسلمین اور احمدیوں کے درمیان نفرت وحقارت پھیلا رہا تھا؟

ج: ہاں بعض اشخاص گرفتار کیے گئے۔ مثلاً قاضی سراج الدین منیر کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا۔ مولانا محمد علی جالندھری کے خلاف نفرت وحقارت پھیلانے والی تقریریں کرنے کے الزام میں دفعات ۱۲۴ الف ۱۵۳ الف کے تحت کیس رجسٹر کیا گیا۔ پھر دفعہ ۱۱۵/۳۰۲ کے تحت قاضی سراج الدین کے خلاف اس الزام میں کیس رجسٹر کیا گیا۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف تشدد پر ابھار رہے ہیں۔ اور ان کی جائداد کو لوٹنے کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کارروائی ہوئی۔ اور فرقہ وارانہ جلسوں پر پابندی لگا دی گئی۔ پھر ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین، صاحبزادہ فیض الحسن اور گجرات سرگودھا اور جہلم کے متعدد افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔

اس سوال کے جواب میں کہ آیا یہ تمام لوگ بعد میں رہا کر دیئے گئے تھے میاں انور علی نے کہا کہ ماسٹر تاج الدین انصاری اور شیخ حسام الدین کو چھ چھ مہینے قید کی سخت سزا ہوئی تھی۔ لیکن وزیراعلیٰ کے حکم سے ان دونوں کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔ صاحبزادہ فیض الحسن کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا گیا۔ یہ بھی وزیراعلیٰ کی زیر ہدایت واپس لیا گیا۔

س: کیا ان تینوں افراد کو رہا کرنے اور صاحبزادہ فیض الحسن کا مقدمہ واپس لینے سے پہلے مرکزی حکومت سے مشورہ لیا گیا تھا؟ ج: مجھے معلوم نہیں دفعہ ۱۴۴ کے تحت کئی مقدمے تھے۔ جن میں صاحبزادہ فیض الحسن کا مقدمہ بھی شامل تھا۔ یہ تمام وزیراعلیٰ کے حکم سے واپس لیے گئے مقدموں کا اتنا صحت مندانہ اثر ہوا۔ کہ احرار وفد کی صورت میں وزیراعلیٰ کے پاس گئے۔ اور انہیں تحریری طور پر یقین دلایا۔ کہ وہ تحریک کو قانون کی حد میں رکھیں گے۔ اور احمدیوں کی حفاظت کریں گے۔ لیکن یہ وعدہ انہوں نے پورا نہ کیا۔ س: کیا آپ کے خیال میں ان مقدمات کا واپس لینا اور سزا یافتہ اشخاص کو رہا کرنا نقصان رساں تھا؟ ج: مجھ سے مشورہ کیا جاتا۔ تو میں کہہ دیتا۔ کہ یہ اقدام نقصان رساں ہے۔

س: کیا آپ یہ مشورہ اس لئے دیتے کہ آپ جانتے تھے۔ احرار اپنا وعدہ پورا نہیں کریں گے؟

ج: جی ہاں۔ سوال: مرکزی حکومت کے ۲ جولائی کے مراسلہ کا یہ جملہ کس طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان اس کارروائی کو اطمینان و تسلی کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو حکومت پنجاب نے فرقہ وارانہ تحریک کے متعلق کی ہے۔

ج: اس جملہ کا اشارہ اس کارروائی کی طرف ہے جو حکومت پنجاب نے جون ۱۹۵۲ء میں کی تھی اس کارروائی کے تحت احراری رہنماؤں پر مقدمے چلائے گئے۔ اور دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی رو سے احکام جاری کیے گئے۔

س: کیا ۲۴ ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو کوئی ایسی ملاقات ہوئی جس میں وزیراعلیٰ ہوم سیکرٹری اور آپ شریک تھے؟ ج: مجھے یاد نہیں۔ گواہ نے اس کے بعد فائل دیکھ کر کہا۔ ہاں ایسی ملاقات ہوئی تھی۔ س: یہ ملاقات کیوں ہوئی تھی؟ ج: یہ ملاقات ذیل کے اس نوٹ پر غور کرنے کے لئے ہوئی تھی جو میں نے ۲۴ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کو لکھا تھا۔

"احراری رہنماؤں کی تقریریں نہ صرف زہریلی ہیں۔ بلکہ نازیبا اور اشتعال انگیز بھی ہیں کانفرنسوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اور نفرت وحقارت کے وعظ کیے جا رہے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسی شر انگیز تقریروں کے باعث سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر پابندی کیوں نہ عائد کی جائے۔ میں نے ایک بار سفارش کی تھی۔ کہ ان کی نقل وحرکت کو ملتان یا مظفر گڑھ کے اضلاع تک محدود کر دیا جائے۔ وہ تقسیم کے بعد دو سال تک ضلع مظفر گڑھ میں رہے ہیں ایک بار پھر حکومت کو اسی پابندی کی تجویز پیش کرتا ہوں پڑھا لکھا ذہین وفہیم طبقہ اس قسم کی تقریروں سے تنگ آنے لگا ہے۔ ایسی تقریریں پوری قوم کو خراب کر رہی ہیں"

"میری یہ تجویز منظور نہیں کی گئی۔ لیکن فیصلہ یہ ہوا۔ کہ کارروائی صرف اس صورت میں ہو۔ جب کوئی تقریر عام قانون کی دفعات کی خلاف ورزی کرے۔ اس کے علاوہ کسی قسم کی کارروائی ضروری نہیں۔ س: ایسی ملاقات کرنے کی تجویز کا باعث کیونکر ہوا؟ ج: اس کا باعث سٹینو گرافر کی اس رپورٹ سے ہوا جو لائلپور میں ۲۶ اور ۲۷ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ہونے والی آل پارٹیز مسلم کنونشن کی تقریروں پر مشتمل تھی۔ اس کانفرنس میں ماسٹر تاج الدین انصاری، صاحبزادہ فیض الحسن لائلپور کے مسٹر تاج محمد محمود، سید مظفر علی شمسی اور مولانا داؤد غزنوی نے تقریریں کی تھیں۔

س: تقریروں کی آپ کو جو رپورٹ ملی۔ اس میں کیا کوئی خرابی تھی؟ ج: چوہدری نذیر احمد سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جو احرار سے متعلقہ معاملات کے انچارج تھے سٹینو گرافروں کی رپورٹ اپنے نوٹ کے ساتھ بھیجی۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ تمام تقریروں بالخصوص سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کا انداز قابل اعتراض ہے اس معاملہ کے متعلق جو کارروائی ہوئی۔ وہ مسل نمبر ۱ (۲) ۱۳۰ ایس بی میں درج ہے۔ اکتوبر۔ نومبر اور دسمبر میں آل پارٹیز مسلم کنونشن کی متعدد کانفرنسیں مختلف مقامات پر ہوئیں۔ ان سب کا مقصد یہ تھا کہ مطالبات کے متعلق عام فضا پیدا کی جائے۔ اور رائے عامہ کو ان کے حق میں اور احمدیوں کے خلاف منظم کیا جائے۔

انہوں نے کہا۔ کہ ۱۹ و ۲۰ نومبر ۵۲ء کو شجاع آباد میں ایک ختم نبوت کانفرنس ہوئی تھی جس میں بڑے بڑے مقررین مولانا محمد علی جالندھری مرزا غلام نبی جانباز، شیخ حسام الدین، مولوی غلام غوث سرحدی، قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری تھے۔ ان کی تقریروں کی رپورٹ مسل نمبر ۱ (۲) ۱۳۰ ایس بی میں درج ہے۔ اس فائل پر سب سے پہلا نوٹ چوہدری نذیر احمد کا ہے۔ جس کی بنا پر میں نے سفارش کی تھی۔ کہ حکومت ایکسٹر [illegible] احراری رہنماؤں بالخصوص سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد علی جالندھری کو تنبیہہ کرے۔ میں نے لکھا تھا۔ کہ حکومت ایسی وحشیانہ تقریریں برداشت نہ کرے عوام غلط راہ پر لگ رہے ہیں۔ صحیح طریق کار یہ ہے کہ ان دونوں رہنماؤں پر مقدمہ چلایا جائے۔

چونکہ مرکزی حکومت نے احرار کے متعلق اپنے موقف کی وضاحت سے انکار کر دیا تھا۔ اور حکومت پنجاب تنہا کوئی کارروائی نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے میں نے یہ تجویز پیش کی کہ ہوم سیکرٹری یا چیف سیکرٹری تنبیہہ کر دیں۔ اس مسل کی یہ سفارش ۲۴ ر دسمبر کی اس ملاقات میں جو تبادلہ گفتگو اور فیصلہ کا موضوع تھی۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس باب میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ان ایام میں سی۔ آئی۔ ڈی نے حکومت کی اطلاع کے لئے مجلس احرار اور متعلقہ جماعتوں کی کارگذاریوں پر ہفتہ وار نوٹ لکھنے کا دستور بنا لیا۔ یہ نوٹ چوہدری نذیر احمد لکھتے اور میری وساطت سے اور اکثر میرے تبصرے کے ساتھ حکومت کو پیش کیے جاتے۔

میاں انور علی نے کہا۔ مجھے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ ۲۶ سے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء تک چنیوٹ میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں اہم مقرر مسٹر تاج دین مولوی حبیب، مولوی محمد علی جالندھری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، سید مظفر علی شمسی شیخ حسام الدین، مرزا غلام نبی جانباز اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری تھے۔ سٹینو گرافروں نے ان تقریروں کی جو رپورٹ لکھی ہے وہ مسل نمبر ۱ (۲) ۱۰۰ ایس بی جلد اول میں درج ہے

س: کیا آپ نے کوئی سفارشات کی تھیں؟

ج: میں نے اس مسل پر لکھا کہ یہ تقریریں عام انداز میں کی ہیں۔ اور ان کا مدعا بدامنی پھیلانا ہے۔ یہ مسل وزیراعلیٰ نے دیکھی تھی۔

سنسر شپ کے دوران میں بعض خطوط چوہدری نذیر احمد کے علم میں آئے۔ انہوں نے ایک نوٹ لکھ کر اسے ڈی۔ جی۔ آئی۔ (سی۔ آئی۔ ڈی) کی وساطت سے مجھے پیش کیا۔ میں نے مسل نمبر ۱ (۳) ۱۰۲ پر ذیل کا نوٹ لکھا۔

"احرار کے جلسوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے ایک بار پھر صوبہ کی تمام مساجد میں بڑا موضوع یہی بن گیا ہے۔ کہ حکومت احمدیوں کے خلاف کارروائی کرے۔ سادہ لوح عوام کے جذبات کو تدریجاً برانگیختہ کیا جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ جوش اس حد تک

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کتب کی خرید کیلئے وکالت تجارت کے سٹال کو یاد رکھیں!

بڑھ جائے گا کہ تشدد کے واقعات رونما ہونے لگیں۔ حالات اب بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں۔ آج لاہور میں تشدد کے دو واقعات ہوئے ہیں قانون کا احترام کرنے والے شہریوں کو اس بات میں شک ہونے لگا ہے۔ کہ حکومت اس صورت حال پر قابو پانے کی اہلیت رکھتی ہے یا نہیں؟

میاں انور علی نے بتایا۔ کہ یہ نوٹ یکم فروری ۵۳ء کو لکھا ہے۔ میں نے یہ ہوم سیکرٹری کے پاس بھیجا جنہوں نے چیف سیکرٹری اور وزیر اعلیٰ کو یہ مسل بھیجدی

میاں انور علی نے مزید کہا۔ کہ ۶ فروری کو لاہور میں وزیر اعظم کی آمد پر ہڑتال ہوئی۔ اور تشدد کے بعض واقعات بھی رونما ہوئے۔

انہوں نے کہا۔ کہ مجھے تفصیلات تو یاد نہیں لیکن میں نے ایک نوٹ ضرور لکھا تھا۔ جو سی۔ آئی۔ ڈی کے دفتر میں موجود ہوگا۔

مسل ۱۷/۱۸ دیکھ کر میاں انور علی نے ان واقعات کی تفصیل یہ بیان کی:۔

(۱) ہڑتال میں حصہ نہ لینے والوں کا منہ کالا کیا گیا

(۲) دیال سنگھ کالج سے باہر نکل کر ہڑتال میں شریک نہ ہونے والوں پر اینٹیں پھینکی گئیں

(۳) ایک کار پر اینٹیں پھینکی گئیں۔ اور اس کے شیشے توڑ دیئے گئے۔

(۴) تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ اور بعض مظاہرین نے ایک دوسرے پر اینٹیں چلائیں۔ اس کلوخ اندازی سے کالج کا بڑا پھاٹک ٹوٹ گیا جلوس والوں میں ایک طالب علم شامل تھا۔ اس کے سر پر چوٹ لگی۔ (۵) وزیر خارجہ کا مصنوعی جنازہ نکالا گیا (۶) وزیر اعلیٰ کو گالیاں دی گئیں۔

یہ ہڑتال مجلس عمل کے زیر اہتمام ہوئی تھی۔

س:۔ کہا گیا ہے۔ کہ پولیس بھی مجلس عمل سے تعاون کر رہی تھی۔ کیا یہ درست ہے؟

ج:۔ یہ ہوتا۔ تو ہم وہ نوٹ نہ لکھا کرتے جو عدالت نے ملاحظہ فرمائے ہیں۔ س:۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ آپ کے علم کے بغیر بعض چھوٹے عہدیداروں نے ہڑتال کرانے میں تعاون کیا ہو؟

ج:۔ ممکن ہے۔ کہ پولیس والوں نے ہڑتال کرانے میں تعاون کیا ہو۔ اور یہ بات ہمارے علم میں نہ آئی ہو۔

میاں انور علی نے کہا۔ کہ ۱۴ جولائی کو میں نے آل پارٹیز مسلم کنونشن کی جملہ کارروائیوں اور فیصلوں کا خلاصہ مرتب کیا تھا۔ یہ مسل نمبر ۱ (۲) میں موجود ہے۔ اس میں ان تقریروں کے اقتباسات شامل ہیں۔ جو ۱۳ جولائی کو برکت علی محمڈن ہال میں کی گئیں۔ یہ خلاصہ ہوم سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل پولیس کے پاس بھیجا گیا۔ انہوں نے اس پر ایک نوٹ لکھا۔ یہ وزیر اعلیٰ کی نظر سے بھی گذرا۔

انہوں نے کہا۔ کہ میرا خیال یہ نہیں ہے کہ ۱۳ جولائی کی کنونشن کے بعد نظم و ضبط کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ مگر یہ ضرور ہوا۔ کہ اس کے بعد منظم پروپیگنڈا کیا گیا۔ جلسوں کا اہتمام ہوا۔ رضاکار بھرتی کئے گئے۔ اور فنڈ جمع کئے گئے۔ اس کے علاوہ احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جانے لگا یہ تحریک بھی شروع کی گئی۔ کہ احمدیوں کو دوسرے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ گوجرانوالہ میں کھانے پینے کی چیزوں کی دوکانوں میں احمدیوں کے لئے علیحدہ برتن سامنے رکھے گئے۔ س:۔ کیا کنونشن کے بعد بعض لوگوں کے عقائد زبردستی تبدیل کئے گئے؟ ج:۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ جبراً تبدیل کئے گئے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ بعض مقامات پر بعض احمدیوں نے تحریک چلانے والوں کی پیدا کی ہوئی نفرت کی عام فضا میں اس خوف سے اپنا عقیدہ ترک کر دیا۔ کہ کہیں انہیں ہراساں کیا جانے لگا۔

مولانا اختر علی خان کی گرفتاری کا حکم ۱۷/۱۸ فروری کو دیا گیا۔ ان کا وارنٹ گرفتاری جاری ہوا۔ لیکن انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ وہ ایسی صورت میں تحریری معافی مانگیں گے جو حکومت کو قبول ہو۔ وہ اس وقت تھانہ سول لائن میں تھے۔ اور میں گورنمنٹ ہاؤس میں تھا۔ خان ذوالقرنین خان یہ اطلاع لے کر میرے پاس آئے۔ وہ پوچھنا چاہتے تھے۔ کہ اختر علی خان کو گرفتار کیا جائے۔ یا ان سے تحریر لے لی جائے۔

میں نے ان سے کہا۔ کہ وزیر اعلیٰ کے گھر جا کر ان سے حکم لے آئیں۔

گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر جنرل اور گورنر دونوں موجود تھے میں نے یہ اطلاع انہیں بھی دے دی۔ خان ذوالقرنین نے واپس آکر بتایا۔ کہ وزیر اعلیٰ اس بات پر راضی ہو گئے ہیں۔ کہ مولانا اختر علی خان امن برقرار رکھنے کی مناسب تحریر دیتے ہیں۔ تو انہیں گرفتار نہ کیا جائے۔ یہ فیصلہ اختر علی خان کو سنا دیا گیا۔ جنہوں نے یہ وعدہ لکھ دیا۔ جسے ضروری ترمیم کے بعد رسمی صورت دی گئی۔ اس کے بعد انہیں گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ یہ تحریر اگلے روز گورنر جنرل کو دکھا دی گئی۔

انہوں نے کہا۔ کہ کراچی کانفرنس میں "زمیندار" کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ س:۔ کیا ان ہدایات پر عمل کیا گیا تھا؟ ج:۔ زمیندار کو بند کرنے کا ایک حکم منظور کر کے عملدرآمد کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔ اختر علی خان نے احمدیوں کے خلاف اپنے رویہ کو ترک کرنے اور نظم و ضبط اور امن قائم رکھنے کے سلسلے میں حکومت کی مدد کا وعدہ کیا تھا۔ اس پیشکش کو وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کیا گیا تھا جنہوں نے

اس حکم کو معرض التوا میں رکھنے کے لئے کہا۔

مجھے کراچی میں گرفتاریوں کے فوراً پہلے یہ علم میں یہ بات آئی کہ ماسٹر تاج الدین نے مولانا اختر علی خان کو ایک خط کے ذریعے کہا کہ وہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش نہ کریں بلکہ تحریک کی دوسری شکلوں میں تنظیم کریں۔

س:۔ ذیر اعلیٰ یا میر نور احمد سے احرار کے کسی میمورنڈم کی آپ کو اطلاع دی گئی تھی؟ ج:۔ جی نہیں۔

مجلس احرار کی طرف سے مسٹر مظہر علی اظہر نے جرح کرتے ہوئے میاں انور علی سے پوچھا۔ کیا احرار برطانوی حکمرانی کے خلاف تھے۔ اور کیا انہوں نے آزادی کی جدوجہد کے لئے کانگرس سے الحاق کر رکھا تھا؟

اس سوال کا دوسرا حصہ عدالت کی طرف سے تجویز کیا گیا۔ اس کا جواب اثبات میں دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ در اصل احرار مسلمانوں کی واحد جماعت تھی جو اعلانیہ طور پر برطانیہ کے خلاف احتجاج کر رہی تھی پھر مسلم لیگ میدان میں آ گئی۔ سوال:۔ کیا یہ درست ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں کے مفاد کا تعلق تھا۔ احرار اس بات کی پروا کئے بغیر میدان میں آ گئے تھے کہ آیا اس سے کانگرس خوش ہوتی ہے یا ناراض؟ ج:۔ مسلم لیگ کی تحریک کے فروغ پانے تک احرار نے مسلمانوں کے مفاد کے لئے احتجاج کیا۔ لیکن اس کے بعد نہیں۔

انہوں نے کہا۔ کہ مسلم لیگ ۱۹۳۷ء میں میدان میں آئی تھی — ان سے پوچھا گیا کہ کیا احرار نے ۱۹۴۷ء کے بعد بھی ملک کی تقسیم کے خلاف کوئی قرارداد منظور کی تھی؟

ج:۔ مجھے اس قسم کی کسی قرارداد کا تو علم نہیں لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ احرار نے ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کے خلاف امیدوار کھڑے کئے تھے۔ یہ بات واضح طور پر بتاتی ہے کہ احرار مسلم لیگ کے نظریات کے خلاف تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مجھے علم ہے کہ احرار نے ۱۹۴۳ء میں حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے ایک قرارداد منظور کی تھی۔

س:۔ کیا احرار کا دعویٰ یہ نہیں تھا۔ کہ مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اور [illegible] سے خلاف انتخاب لڑنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اور احرار جو پاکستان کے معرض وجود میں آنے کی خود مخالفت نہیں کر رہے تھے؟ ج:۔ جی ہاں۔ احرار اور بعض دوسری مسلمان جماعتوں اور کانگرس نے کہا تھا۔ کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت نہیں ہے اس لئے اسے دوسرے مسلمان امیدواروں کو انتخاب لڑنے کی اجازت دینی چاہیئے لیکن دوسری مسلمان جماعتیں قیام پاکستان کے حق میں نہیں تھیں۔ س:۔ کیا یونینسٹ پارٹی اپنے سکندر حیات اور دوسرے مسلمان ارکان سمیت پاکستان کے قیام کے خلاف تھی؟ ج:۔ جی ہاں۔ وہ برطانیہ کے اشارے پر چل رہے تھے۔

یہ درست ہے۔ کہ ۱۹۳۷ء میں سر سکندر حیات اور اُن کی پارٹی مسلم لیگ میں شامل ہو گئی تھی۔ لیکن پاکستان کے لئے اصل جدوجہد ۱۹۴۰ء میں شروع ہوئی۔ یہ بھی درست ہے۔ کہ انہوں نے قرارداد پاکستان کی حمایت کی تھی ... ۱۹۴۴ء یا اس کے لگ بھگ مسلم لیگ اور یونینسٹوں میں مناقشت پیدا ہو گئی تھی

س:۔ کیا آپ کو علم ہے کہ احرار خاص طور پر چودھری افضل حق ۱۹۴۰ء سے لے کر پاکستان کے حق میں لکھتے رہے ہیں؟

ج:۔ مجھے علم نہیں۔

س:۔ کیا آپ نے میری کتاب "ہمارے نزدیک دیانتہ فیصلے کا استدراج" جو ۱۹۴۴ء میں چھپی تھی پڑھی ہے؟

ج:۔ جی نہیں۔

(نامکمل)

—(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)—

کہ شرط ضروری نہیں۔

لیکن اگر اصلی نظام باقی نہ رہا اور غلبہ و تسلط سے کوئی شخص اسلام کی مرکزی سلطنت پر قابض ہو گیا ہو۔ تو اس کی اطاعت پر جس طرح اہل سنت کی تمام جماعتیں متفق ہیں ٹھیک اسی طرح شیعہ بھی متفق ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک خلافت کی تمام شرطیں صرف خلفائے راشدین ہی میں جمع تھیں۔ اور انہیں کا انتخاب صحیح نظام شرعی کے مطابق ہوا۔ ان کے بعد پھر نہ ہوا۔ امامیہ کے نزدیک ابتدا ہی سے نہ ہوا لیکن اطاعت دونوں عہدوں میں انہیں بھی ضروری قرار دی جیسے انہیں بھی ضروری قرار دی نتیجہ یہ نکلا کہ ایک قائم و نافذ اسلامی سلطنت کی اطاعت پر سنی و شیعہ دونوں متفق ہیں یہی حال زیدیہ وغیرہ فرقوں کا ہے۔" (مسئلہ خلافت صفحہ ۲۶)

ہمیں یہ سنکر خوشی ہے کہ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت بطور ایک سیاسی پارٹی کے مشرقی بنگال کے انتخابات میں حصہ نہیں لے رہی۔ بلکہ جیسا کہ سہ روزہ "مقاصد" کراچی کے اداریہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۳ء سے ظاہر ہوتا ہے کم از کم "مقاصد" کی رائے میں جو "اسلامی جماعت" کا حامی ہے مسلم لیگ ہی اس بات کی حقدار ہے کہ انتخابات میں اس کو ووٹ دیئے جائیں۔ چنانچہ "مقاصد" لکھتا ہے۔

مسلم لیگ پارٹی میں خرابیاں ہیں خامیاں ہیں اور کوتاہیاں ہیں لیکن اس وقت آل انڈیا مسلم لیگ کی جانشین یہی ہے جس نے پاکستان حاصل کیا تھا۔ اور یہی اس کا دعوےٰ کر رہی ہے کہ یہ اسلامی دستور وضع کریگی وغیرہ وغیرہ . . . .

لہذا مشرقی پاکستان کے الیکشن میں ووٹ اسی مسلم لیگ کے امیدواروں کو ملنے چاہئیں۔

الحمد للہ ہم اس ذہنی تبدیلی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور نہایت مسرت کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرتے ہیں جو وجوہات "مقاصد" نے دوسری پارٹیوں کے علی الرغم مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دینے کے لئے بیان کی ہیں درست ہیں۔ اگرچہ اسلامی اصولی وجہ وہی ہے جس کی کسی قدر ہم نے اوپر توضیح کی ہے۔

بے شک پاکستان کی حکومت کو حقیقی اسلامی طریق کار پر پہنچنے کے لئے ایک بہت لمبا عرصہ درکار ہے۔ مگر ان لوگوں کو جو اسلامی اصولوں کے پرزور حامی ہیں۔ اس وقت کو قریب تر لانے کے لئے دوسروں کے سامنے اپنے عمل سے خالص اسلامی نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اور ایسی تمام باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو سیاسی پارٹی بازی کے مترادف ہوں۔

میں نے شہید ملت لیاقت علی خان کے قتل کی تمام دستاویزات کا جائزہ لیا ہے

ابھی تک آخری نتیجہ پر نہیں پہنچا ہوں۔ وزیر اعظم محمد علی کا اعلان

کراچی ۱۸ دسمبر: وزیر اعظم محمد علی نے کل پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے شہید ملت لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کے متعلق تمام ضروری دستاویزات کا جائزہ لے لیا ہے اور میں نے تحقیقاتی کمیشن کی اصل رپورٹ کا بھی بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور اب صرف اس بات کا فیصلہ کرنا باقی ہے۔ کہ آیا جو تحقیقات ہو چکی ہے۔ وہ کافی ہے یا ابھی کسی مزید تحقیقات کی ضرورت ہے اگر مزید تحقیقات کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تو اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔ اور اس کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے بعد کیا قدم اٹھایا جائے اور کن لوگوں یا ماہرین کو اس کی مزید تحقیقات پر مامور کیا جائے۔ بہرحال ابھی تک میں اس سلسلہ میں کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا ہوں۔

لاہور اور امرتسر کے درمیان ٹرینوں کے ذریعہ مسافروں کی آمد و رفت غالباً چند ہفتوں کے اندر شروع ہو جائے گی۔ حکومت پاکستان نے حیدرآباد سندھ اور جودھپور اور فیروزپور قصور کے درمیان مسافر گاڑیاں چلانے کی تجویز منظور نہیں کی۔

لاہور اور امرتسر کے درمیان مسافر گاڑیاں چلانے کا فیصلہ ہو گیا!

نئی دہلی ۱۸ دسمبر: پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم دہلی مسٹر غضنفر علی خان نے آج انکشاف کیا ہے کہ حکومت ہند نے مسافروں کے لئے امرتسر اور لاہور کے درمیان ڈیلی ٹرینوں کی دوبارہ آمد و رفت منظور کر لی ہے۔ مسٹر غضنفر علی خان نے بتایا کہ پاکستان و بھارت کے باشندوں کو قریب تر لانے کے لئے یہ بہت بڑا قدم ہے۔ دونوں ملکوں کی حکومتیں تفصیلات طے کرنے کے لئے فوری طور پر گفت و شنید شروع کر دیں گی۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ امرتسر

متروکہ منقولہ املاک کے معاملے پر

یکم جنوری سے عمل شروع ہو گا!

نئی دہلی ۱۷ دسمبر: بھارتی حکومت نے آج ایک برقیہ حکومت پاکستان کو بھیجا ہے جس میں حکومت پاکستان کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ یکم جنوری سے منقولہ متروکہ املاک کے معاہدے پر عملدرآمد کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ پاکستان کا مراسلہ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ گزشتہ شب بھارتی حکومت کو موصول ہوا ہے

نئی درآمدی پالیسی کا اعلان ہوتے ہی

قیمتیں گرنا شروع ہو گئیں

کراچی ۱۷ دسمبر: جنوری سے شروع ہونے والی ششماہی کے لئے حکومت پاکستان کی درآمدی پالیسی کے اعلان ہوتے ہی مختلف اشیاء کی قیمتیں گرنا شروع ہو گئی ہیں عوام اور تاجروں کی طرف سے اس پالیسی کا عام طور پر خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔